DEPARTMENT OF URDU

Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade – 'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

DR. MUSTAFIZ AHAD
Assistant Professor
Mob- 9955722260, 9472079131

Email:- ahadmustafiz@gmail.com
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No:...................... Date :..........................

B.A. Urdu (Hons) part III
paper VII

Topic 1. Hazrat Ali Raziallaho Anho ka
Intakhab aur unki khilafat

ahad
14/8/20

B.A. Urdu (Hons) Part III

Paper - VII

ڈاکٹر مستفیض احمد

حضرت علیؓ کا انتخاب اور انکی خلافت

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ پر باغیوں کا راج تھا۔ اکابر صحابہؓ کچھ تو فوجی اور انتظامی امور کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں میں تھے۔ کچھ فریضہ حج کے سلسلہ میں مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے اور کچھ فتنہ و فساد کی گرم بازاری کی وجہ سے گوشہ نشین ہو گئے تھے یا مختلف اطراف میں نکل گئے تھے اور جو لوگ مدینہ میں تھے، فسادیوں کا غلبہ اور ان کے تسلط کی وجہ سے ان کیلئے آزادی رائے کا حق محفوظ نہیں رہا تھا۔

تین دن مسند خلافت خالی رہی۔ مصری قافلہ کا امیر غافقی مسجد نبوی میں نماز کی امامت انجام دیتا رہا۔ اسی دوران مفسدین میں سے کسی نے خلافت کیلئے حضرت علیؓ کا نام پیش کیا اور حضرت علیؓ سے اس منصب کو قبول کرنے کی درخواست کی۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا لیکن جب آپ نے دیکھا کہ صرف اہل کوفہ، اہل بصرہ اور اہل مصر ہی نہیں بلکہ اہل مدینہ بھی اصرار کر رہے ہیں اور یہ ذمہ داری سے فرار بھی ایک مومن کی شان نہیں، لہٰذا آپ نے یہ بار ذمہ داری قبول کر لی۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے بھی بیعت کر لی لیکن اس خیال سے کہ اشرار تلوار کھینچ کر کھڑے ہو سکتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جب سب لوگ بیعت کر لیں گے تو ہم بھی بیعت کر لیں گے۔ انصار میں سے بعض نے ابھی بیعت نہیں کی۔ بنو امیہ شام کی طرف فرار اختیار کر گئے۔ یہ لوگ حضرت عثمانؓ کا خون آلود کرتا اور حضرت نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں بھی ساتھ لے گئے۔ ان دونوں چیزوں کو جامع مسجد دمشق میں نمایاں کر دیا گیا تاکہ لوگ دیکھیں۔ ہزار حامیان عثمانؓ نے "انتقام انتقام" کی صدا بلند کی اور اس نے فضا کا برا حال کر دیا۔ دوسری شامات ہو رہی تھی کہ مدینہ کے اندر بھی بعض لوگوں نے حضرت علیؓ کی بیعت سے انکار کیا۔

حضرت علیؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔ جس میں اتفاق و اتحاد پر زور دیا۔

۵،۱۵،۱۱

حضرت علی کا مختصر تعارف: آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابوالحسن علی ہے۔ ابوالحسن کے علاوہ آپ کی کنیت ابو تراب بھی ہے آپ کا لقب حیدر ہے۔ آپ کے والد کا نام ابو طالب اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ کی بیوی کا نام بھی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بعثت نبوی سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔ جس طرح حضور ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد نے اپنی کفالت میں لیا تھا اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے اپنی کفالت اور سرپرستی میں لے لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صرف دس برس کی عمر میں ہی ہمارے نبی ﷺ کی دعوت پر غور و فکر کر کے اسے قبول کر لیا تھا۔

سن ۱۳ نبوی کی ایک رات حضور ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ اتفاق سے اسی رات میں کفار مکہ نے بھی آپ ﷺ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا اور رات ہی میں آپ ﷺ کے مکان کو گھیر لیا۔ حضرت علی کو حضور ﷺ نے اپنے بستر پر اپنی چادر اوڑھ کر لیٹنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تلواروں کے سائے میں حضور ﷺ کی چادر تان کر سو گئے۔ حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو کفار کی امانتوں کی تفصیلات سپرد کر کے ارشاد فرمایا تھا کہ جن لوگوں کی امانتیں ہیں ان کو بحفاظت پہنچانے کے بعد تم بھی مدینہ آ جانا۔ سن ۲ ہجری میں حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرہ کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ کیونکہ عمر، صحت، ایمان اور اخلاق ہر لحاظ سے یہ رشتہ موزوں اور مناسب تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں جب تین حضرات نے کفار کے تین افراد سے مقابلہ کیا ان میں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے حریف ولید کو قتل کرنے کے بعد حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حریف شیبہ کو بھی تہ تیغ کیا۔ جنگ احد میں جو لوگ ثابت قدم رہے تھے ان میں حضرت علی بھی تھے۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر زخم لگے تھے مگر اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ غزوہ خندق میں بھی آپ نے اپنی تلوار کے جوہر دکھائے۔ غزوہ خندق میں بنو قریظہ نے غداری کی تھی لہٰذا اس غزوہ سے فارغ ہوتے ہی بنو قریظہ پر چڑھائی کی گئی۔ اس مہم میں جھنڈا حضرت علی کے پاس تھا اور محاصرہ کا اختتام بھی آپ رضی اللہ عنہ ہی نے کیا۔ سن ۷ ہجری میں خیبر کے یہودیوں کی امداد کی غرض سے بنو سعد اکٹھا ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ نے اس کی سرکوبی کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کو بھیجا۔ اسی سال غزوہ خیبر میں قلعہ قموص جو مضبوط ترین قلعہ تھا بڑے بڑے دلاوروں سے فتح نہ ہو سکا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کل میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول ﷺ کا محبوب ہے اور اللہ اور رسول کو وہ

P.T.O

محبوب رکھتا ہے۔ رات بھر لوگ قیاس آرائیاں کرتے اور دعائیں مانگتے رہے کہ صبح کو جھنڈا کسے مل جائے۔ صبح کو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کو جھنڈا دیا اور اللہ سبحانہ نے ان کے ہاتھ سے قلعہ فتح کرا دیا۔ یہودیوں کا مشہور سردار مرحب اور اس کا بھائی بھی مارا گیا۔ فتح مکہ کی مہم میں بھی جھنڈا حضرت علی کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ حنین میں جو لوگ ثابت قدم رہے تھے ان میں حضرت علی بھی تھے۔ غزوہ تبوک میں حضور ﷺ نے آپؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر ارشاد فرمایا تھا۔ "تمہارا مجھ سے ایسا ہی تعلق ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہارون کو تھا۔ یعنی تم میرے قائم مقام ہو۔" ۹ھ میں مسلمانوں کا اہتمام میں پہلا حج ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ امیر الحج تھے۔ سورۃ براءۃ کی ابتدائی چالیس آیتیں نازل ہوئیں ان میں کفار سے براءت کا اعلان تھا۔ حضرت ابوبکر کی امارت میں یہ اعلان حضرت علیؓ نے کیا کیونکہ مکہ کا قومی دستور تھا کہ صحیح نہیں [illegible] کر سکتا تھا۔ اور کوئی ایسا جو معاہدے میں ہو وہ چار ماہ بعد ختم ہو جائیں گے۔ حضرت علیؓ حضور ﷺ کے عہد میں کاتب وحی بھی رہے اور اس کے علاوہ کئی سفارتی اور مراسلتی امور بھی انجام دیتے تھے۔ حدیبیہ کا صلح نامہ آپؓ ہی نے لکھا تھا۔ حضور ﷺ نے آپ کو یمن کا قاضی بھی مقرر فرمایا تھا۔ آپ نے سے پہلے تینوں خلفاء راشدین کے عہد میں مجلس شوریٰ کے رکن اور مشیر خصوصی رہے۔ جب کسی مشکل کو حضور ﷺ نے جب کوئی مشکل مسئلہ پیش آیا اس میں آپؓ کی رائے بھی شامل تھی۔ حضرت عمرؓ جب بیت المقدس تشریف لے گئے تو آپ ہی کو اپنا قائم مقام بنا گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ اور باغیوں کے درمیان صلح صفائی کا فرض بھی آپ نے انجام دیا تھا۔

24/8/20